علمِ عروض

عروض کے لغوی معنی طَرَف یا کنارہ کے ہیں جب کہ یہ لفظ عرض سے بنا ہے جس کا مفہوم ہے ظاہر کرنا، پیش کرنا وغیرہ۔ علمِ عَروض شعر کے اوزان کو جانچنے کا علم ہے جس میں شعر کے اوزان، بحور اور زحافات کے اصول بیان کیے جاتے ہیں۔ علمِ عروض کے بانی خلیل بن احمد بصری کو قرار دیا جاتا ہے۔

جیسے گندم یا کسی اور جنس کا وزن معلوم کرنے کے لیے گرام کا پیمانہ اور دودھ وغیرہ کا وزن معلوم کرنے لے لیے لیٹر کا پیمانہ استعمال ہوتا ہے اسی طرح الفاظ کی اصوات کا وزن معلوم کرنے کا بھی مخصوص پیمانہ ہے۔ جب ہم منھ سے کوئی آواز نکالتے ہیں تو ہماری زبان کی حرکت اور ہوا کے ٹکرانے سے پیدا ہونے والے الفاظ کی ممکنہ شکلوں کا اپنا صوتی وزن ہوتا ہے۔ علم عروض انھی اوزان یا صوتی پیمانوں کے مطالعے کا نام ہے۔ علمِ عروض کے ذریعے سے کسی شعر کے وزن کی صحت دریافت کر کے اس کے فنی لحاظ سے موزوں یا غیر موزوں ہونے کی تصدیق ہوتی ہے۔ اس علم کے تحت اشعار کے مختلف اوزان مقرر کیے گئے ہیں جن سے بحریں بنتی ہیں۔

(۱) بحر

علمِ عروض میں بحر سے مراد وہ خاص وزن لیا جاتا ہے جو اہلِ عروض نے شعر کہنے کے لیے مخصوص کر لیا ہو۔

(۲) اوزان

اوزان متحرک اور ساکن حروف کی ترتیب سے وجود میں آتے ہیں۔ متحرک اور ساکن کی ترتیب کو عروض کی زبان میں سبب، وتد اور فاصلہ کہا جاتا ہے۔ وضاحت درج ذیل ہے:

سبب

یہ وزن دو حروف سے تشکیل پاتا ہے یعنی دو حروف پر مشتمل کلمہ سبب کہلاتا ہے۔ سبب کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ سببِ خفیف: ایسا دو حرفی کلمہ جس کا پہلا حرف متحرّک اور دوسرا حرف ساکن ہوتا ہے، مثلاً دَر، دِل، رُخ۔

۲۔ سببِ ثقیل: ایسا دو حرفی کلمہ جس کا پہلا اور دوسرا دونوں حرف ہی متحرّک ہوں۔ اردو میں سببِ ثقیل اضافت کی وجہ سے آتا ہے ورنہ عام طور پر آخری حرف ساکن ہی ہوتا ہے۔، مثلاً دَرِ یار، دِلِ ناداں وغیرہ۔

وتد

ایسا کلمہ جو تین حروف سے تشکیل پائے وتد کہلاتا ہے۔ وتد کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ وتد مجموع: وہ سہ حرفی کلمہ جس کے پہلے دو حروف متحرّک اور تیسرا حرف ساکن ہوتا ہے، مثلاً دَوَا، عِشَا، وُضُو

۲۔ وتد مفروق: وہ سہ حرفی کلمہ جس کا پہلا حرف متحرّک، دوسرا ساکن اور تیسرا حرف متحرک ہو۔ اردو میں وتد مفروق نہیں ہوتا صرف اضافت کی وجہ سے آتا ہے، مثلاً فَصلِ گل، عَرضِ ہنر وغیرہ۔

فاصلہ

چار یا پانچ حرفی کلمہ فاصلہ کہلاتا ہے۔اس کی بھی دو قسمیں ہیں:

۱۔فاصلۂ صغریٰ: یہ کلمہ چار حروف سے تشکیل پاتا ہے۔پہلے تین حروف متحرّک اور چوتھا حرف ساکن ہوتا ہے۔مثلاً: عَرَبِیْ، طَلَبَہْ وغیرہ۔فاصلہ صغریٰ کو فاصلہ صولت بھی کہا جاتا ہے۔

۲۔فاصلۂ کبریٰ: یہ کلمہ پانچ حروف سے تشکیل پاتا ہے۔اس کلمہ کے پہلے چار حروف متحرّک اور پانچواں حرف ساکن ہوتا ہے۔فاصلۂ کبریٰ اردو میں صرف مرکب الفاظ میں استعمال ہوتا ہے ،مثلاً سُخَنِ دِلْ ، طَلَبِ زَرْ وغیرہ۔فاصلۂ کبریٰ کو فاصلۂ ضبط بھی کہا جاتا ہے۔

ارکان

عروضی قواعد کے مطابق دو یا تین اجزا سے ترکیب پانے والا لفظ رکن کہلاتا ہے،مثلاً: فَاْ ،فَعُوْ وغیرہ۔رکن کی جمع ارکان ہے۔ارکان کی دو قسمیں ہیں:

۱۔خماسی: پانچ حرفی ارکان خماسی کہلاتے ہیں،مثلاً: فَعُوْلُنْ یعنی (وتد مجموع+سببِ خفیف)، فَاْعِلُنْ یعنی (سببِ خفیف+وتد مجموع)

۲۔سُباعی: سات حرفی ارکان سباعی کہلاتے ہیں ،مثلاً:مفاعیلن (وتد مجموع+سبب خفیف+سبب خفیف)، مُستَفعِلُن (سبب خفیف+سبب خفیف+وتد مجموع)،فاعلاتن (سبب خفیف+وتد مجموع+سبب خفیف)

تقطیع

شعر کا وزن تقطیع کے ذریعے سے معلوم کیا جاتا ہے۔تقطیع سے مراد شعری الفاظ کو ان کی آواز کی بنا پر الگ الگ کرنا ہے۔تقطیع کرتے وقت اکثر لفظ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں اور دوسرے رکن کا جزو بن جاتے ہیں جو بے معنی معلوم ہوتے ہیں مگر اس میں کوئی حرج نہیں ہے،مثلاً:

آدمی کو حُسن بخشا زیورِ تعلیم سے

آدمیت کا محافظ مکتبِ صفّہ بنا

(فاعلاتن) (فاعلاتن) (فاعلاتن) (فاعلن)

فَاْ عِلَاْ تُنْ فَاْ عِلَاْ تُنْ فَاْ عِلَاْ تُنْ فَاْ عِلُنْ

آ دَمِیْ کَوْ حُسْ نَبَخْ شَاْ زَےْ وَرَےْ تَعْ لِیْ مَسےْ

آ دَمِیْ یَتْ کَاْ مُحَاْ فِظْ مَکْ تَبےْ صُفْ فَاْ بَنَاْ